

پاکستان میں مختلف مذاہب

اسلامی جمہوریہ پاکستان مسلم اکثریت کی ریاست ہے۔ جس میں دیگر مذاہب کے پیرو غیر مسلم بھی آباد ہیں۔ پاکستان میں مسیحی، ہندو، بدھ، جین، پارسی، بہائی، کالاش اور دیگر مذاہب کے ماننے والے بستے ہیں۔ ان مذاہب کے پاکستانی شہری نہ صرف باہم مل جل کر امن و سکون سے رہتے ہیں بلکہ ان کے مسلمانوں سے تعلقات بھی مثالی ہیں۔ پاکستان کے سب شہری اس کے استحکام اور ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

اسلام

لغوی معانی کے لحاظ سے اسلام، اطاعت اور تسلیم و رضا کا دوسرا نام ہے۔ اسے دنیا کے بڑے مذاہب میں خاص مقام حاصل ہے۔ دنیا میں تقریباً ایک ارب ستادین کروڑ انسان مسلمان ہیں اور یہ دنیا کا دوسرا بڑا مذاہب ہے۔ اس کا نہ صرف اپنا اخلاقی نظام ہے بلکہ یہ پوری انسانی زندگی کا احاطہ کرتا ہے اور ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔

اسلام کی تاریخ قدیم بھی ہے اور جدید بھی۔ قدیم اس لیے کہ اسلام ہی تمام پیغمبروں کا مذہب رہا۔ جو بھی نبی یا رسول اس کائنات میں آیا اس نے اسی سلامتی کے مذہب کی تبلیغ کی۔ یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت محمد ﷺ پر ختم ہوا۔ یہ مذہب اس حوالے سے جدید ہے کہ اسلام کی تاریخ کو خدا کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی نبوت سے شروع کیا جاتا ہے۔ 570ء میں جب حضرت محمد ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی تو گویا وہیں سے اسلام کی ابتدا ہوئی۔ مکہ مکرمہ میں ایمان لانے والوں کا جینا دو بھر کر دیا گیا، تو پہلے وہ حبشہ ہجرت کر گئے اور بعد میں انھوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ جب خود نبی ﷺ نے مدینہ منورہ کو مرکز بنالیا اور اسلامی ریاست قائم ہو گئی، تو مسلمانوں کی تعداد بڑھتی گئی۔ اب بھی انھیں کئی ایک مشکلات کا سامنا رہا۔ مکہ والوں کے خلاف انھیں کئی جنگیں لڑنا پڑیں۔ منافقین اور یہودی قبائل کی طرف سے مسائل کھڑے کیے گئے، لیکن لوگ بڑی تیزی سے اسلام قبول کرتے گئے۔ یہ تاریخ کا حیرت انگیز واقعہ ہے کہ 23 سال کے مختصر عرصے میں ایک اسلامی ریاست نہ صرف قائم ہوئی، بلکہ اس کی حدود میں بڑی وسعت بھی آئی اور پورا جزیرہ نما عرب مسلمانوں کے زیر نگیں آ گیا اور سارا نظام زندگی اسلامی تعلیمات کے مطابق چلنے لگا۔

خلفائے راشدین کے دور میں فتوحات کا سلسلہ جاری رہا۔ خلفائے راشدین کے بعد بنو امیہ کے دور حکومت میں بھی فتوحات کا سلسلہ جاری رہا۔ اس دور کی بڑی طاقتیں ایران اور روم، مسلمانوں کے زیر نگیں آ گئیں۔ اب اسلامی سلطنت کی سرحدیں ایشیا، افریقہ اور یورپ میں دور دور تک پھیل گئیں۔ مسلمانوں نے علم و ادب اور مختلف علوم و فنون میں تحقیقی کارنامے سرانجام دیے۔ خاص طور پر چین پوری دنیا کے

لیے علمی مرکز بنا رہا۔ بعد میں مسلمان زوال کا شکار ہوئے۔ اس وقت دنیا بھر میں ستاون ممالک میں مسلمان حکومت کرتے ہیں اور اسلام عیسائیت کے بعد اس وقت دنیا کا سب سے بڑا مذہب ہے۔

اسلام جس تیزی سے پھیلا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس میں اس کی سادگی اور سماجی زندگی کے بارے میں نقطہ نظر کو بڑا دخل ہے۔ اسلام صرف عبادات کا حکم دینے پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ وہ پوری زندگی کا لائحہ عمل دیتا ہے۔ وہ دین اور دنیا میں تفریق نہیں کرتا بلکہ دنیا داری کو دین کے ضابطوں کے تحت گزارنے پر زور دیتا ہے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ اسلام کے بنیادی مآخذ محفوظ ہیں۔ اسلام کی الہامی کتاب قرآن مجید کا ایک لفظ نہیں بدلا گیا اور وہ اپنی اصلی نازل شدہ زبان میں محفوظ ہے۔ اسی طرح اپنے رسول کی ایک بات کو مسلمانوں نے تحقیق کے اعلیٰ معیار پر رکھ کر محفوظ کیا۔ احادیث رسول کی جانچ پھک اس اعلیٰ درجے پر کی گئی کہ اسے پوری دنیا میں تسلیم کیا گیا۔

جہاں تک اسلامی عقائد کی بات ہے، تو اسلام میں چند بنیادی عقائد ایسے ہیں جن کو مانے بغیر دائرہ اسلام میں داخلہ مکمل نہیں ہوتا۔ یہ اسلامی عقائد ایک حدیث، (حدیث جبریل) میں بڑے خوب صورت انداز میں پیش کیے گئے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے (اسی حدیث کی ایک دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت مجلس مبارک میں صحابہ کا ایک مجمع تھا اور حضرت محمد ﷺ اُن سے خطاب فرما رہے تھے) کہ اچانک ایک شخص سامنے سے نمودار ہوا جس کے کپڑے نہایت سفید اور بال بہت ہی زیادہ سیاہ تھے۔ اور اُس شخص پر سفر کا کوئی اثر بھی معلوم نہیں ہوتا تھا (جس سے خیال ہوتا تھا کہ یہ کوئی بیرونی شخص نہیں ہے) اور اسی کے ساتھ یہ بات بھی تھی، کہ ہم میں سے کوئی اس نووارد کو پہچانتا نہ تھا [جس سے خیال ہوتا تھا کہ یہ کوئی باہر کا آدمی ہے تو یہ شخص حاضرین کے حلقہ میں سے گزرتا ہوا آیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے آ کر دوڑا نو ہو کر اس طرح بیٹھ گیا کہ اپنے گھٹنے آنحضرت ﷺ کے گھٹنوں سے ملا دیے اور اپنے ہاتھ حضور ﷺ کی رانوں پر رکھ دیے اور کہا اے محمد ﷺ! مجھے بتلائیے کہ ”اسلام“ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”اسلام“ یہ ہے (یعنی اس کے ارکان یہ ہیں کہ دل و زبان سے) تم یہ شہادت دو کہ ”اللہ“ کے سوا کوئی ”الہ“ (کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق) نہیں، اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو اور اگر حج بیت اللہ کی تم استطاعت رکھتے ہو تو حج کرو اس نووارد سائل نے آپ کا یہ جواب سُن کر کہا، آپ ﷺ نے سچ کہا راوی حدیث حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں اس بات پر تعجب ہوا، کہ یہ شخص پوچھتا بھی ہے اور پھر خود تصدیق و تصویب بھی کرتا جاتا ہے اس کے بعد اس شخص نے عرض کیا اب مجھے بتلائیے کہ ”ایمان“ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کو اور اُس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور یوم آخرت یعنی روز قیامت کو حق جانو اور حق مانو اور ہر خیر و شر کی تقدیر کو بھی حق جانو اور حق مانو (یہ سن کر بھی) اس نے کہا، آپ نے سچ کہا اس کے بعد اس شخص نے عرض کیا، مجھے بتلائیے کہ احسان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت و بندگی تم اس طرح کرو، گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو، کیونکہ اگرچہ تم اس کو نہیں دیکھتے ہو مگر وہ تو تمہیں دیکھتا ہی ہو، پھر اُس شخص نے عرض کیا مجھے قیامت کی بابت بتلائیے [کہ وہ کب واقع ہوگی؟] آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس سے یہ سوال کیا جا رہا ہے وہ اس کو سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ پھر اس نے عرض کیا تو مجھے اس کی کچھ نشانیاں ہی

بتلائے؟ آپ نے فرمایا اس کی ایک نشانی تو یہ ہے کہ لونڈی اپنی مالکہ اور آقا کو جنے گی اور (دوسری نشانی یہ ہے کہ) تم دیکھو گے کہ جن کے پاؤں میں جوتا اور تن پر کپڑا نہیں ہے اور جو تہی دست اور بکریاں چرانے والے ہیں وہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں گے اور اس میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ یہ باتیں کر کے یہ لو وارد شخص چلا گیا، کچھ عرصہ گزر گیا، تو حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا، "اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ سوال کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جاننے والے ہیں، آپ نے فرمایا کہ وہ جبریل علیہ السلام تھے۔ تمہاری اس مجلس میں اس لیے آئے تھے، کہ تم لوگوں کو تمہارا دین سکھا دیں" (صحیح بخاری)۔

اسلامی تعلیمات میں زندگی کے ہر شعبے کے بارے میں ہدایات موجود ہیں۔ اسلام میں عبادات اور معاملات کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ یہاں عبادت کا مفہوم یہ ہے کہ زندگی میں ایک ایک قدم محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے اٹھایا جائے۔ اُس کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا عبادت ہے۔ اگر خدا کی ہدایات کے مطابق عمل ہو رہا ہے تو پھر کاشنکاری بھی عبادت ہے، تدریس بھی اور تمام امور دیگر بھی۔ اسلام جن عبادات کو فرض قرار دیتا ہے ان میں روزانہ پانچ وقت نماز قائم کرنا، رمضان کا پورا مہینہ روزے رکھنا، صاحب نصاب ہو تو زکوٰۃ ادا کرنا اور اسی طرح استطاعت ہو تو زندگی میں ایک دفعہ حج ادا کرنا۔ یہ تمام عبادات جہاں فرد میں تقویٰ پیدا کرتی ہیں، وہاں دولت جمع کرنے کو روکتی ہیں اور ایک عمدہ رفاہی معاشرے کے قیام میں مدد دیتی ہیں۔

افراد کے باہمی معاملات میں اسلام کے احکام موجود ہیں۔ مالی معاملات میں اسلام یہاں ایک طرف زکوٰۃ اور عشر (یعنی زرعی پیداوار کا دسواں حصہ) اللہ کی راہ میں غریبوں میں تقسیم کرنا، عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی کا گوشت تقسیم کرنا اور عید الفطر کے موقع پر صدقہ فطر لازم قرار دیتا ہے، وہاں دوسری طرف وہ صدقات و خیرات دینے پر بھی زور دیتا ہے، سود سے منع کرتا ہے اور ناجائز کمائی کے ہر ذریعے پر پابندی لگاتا ہے۔ اگر یہ سب کچھ کیا جائے تو غربت کا خاتمہ ہوتا ہے اور اجتماعی زندگی خوش حال اور بڑی خوش گوار ہو جاتی ہے۔ اسلام ہمسائے کے حقوق پر اس قدر زور دیتا ہے کہ جیسے وہ خونی رشتے میں بندھے ہوں۔

اسلام زندگی گزارنے کی جامع ہدایات دے کر رہنمائی کرتا ہے اور ان میں اس قدر وسعت ہے کہ ان کا مختصر ذکر بھی بہت طویل ہے۔ سلیقہ و تہذیب کے لیے اسلام میں صحت کے آداب، لباس کے آداب اور سفر کے آداب مقرر ہیں اور حسن بندگی کے لیے مسجد میں داخلے سے لے کر قبرستان میں جانے کے سلیقے اور طریقے بتائے گئے ہیں۔ معاشرت کی بہتری کے لیے دائرہ کار مقرر ہے۔ والدین کے حقوق مقرر ہیں اور اجتماعی زندگی میں میاں بیوی کے حقوق و فرائض کے دائرے مقرر ہیں حتیٰ کہ گفتگو، خط و کتابت اور مہمان نوازی کے آداب بھی بتائے گئے ہیں اور دوسروں کے حقوق کا ایسا جامع لائحہ عمل دیا ہے، کہ مریض کی عیادت کا حکم ہے اور نماز جنازہ کو فرض کفایہ قرار دیا ہے۔ دراصل اسلامی تعلیمات میں ایک فرد کی ذات اور ایک معاشرے کے لیے جامع ہدایات موجود ہیں۔ جو کردار سازی کر کے زندگی کو با مقصد بناتی ہیں اور ساری اسلامی اخلاقیات جہاں احترام آدمیت سکھاتی ہیں وہاں وہ مساوات اور اخوت کے ذریعے عمدہ معاشرے کی تعمیر بھی کرتی ہیں۔

اسلام میں بچے کی پیدائش پر خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ پیدائش کے بعد بچے کو گھٹی پلانا مسنون ہے۔ پھر بچے کے کان میں اذان دی

جاتی ہے۔ اس اذان میں اللہ کی کبریائی، اس کے لاشریک ہونے اور محمد صہم کے رسول ہونے کی شہادت دی جاتی ہے۔ ساتویں دن بچے کے سر سے بال اتروائے جاتے ہیں اور ان بالوں کے ہم وزن چاندی کی قیمت کا صدقہ دیا جاتا ہے اور بچے کا نام رکھا جاتا ہے۔ اور اس کا عقیقہ بھی کیا جاتا ہے۔ بچہ ہو تو عقیقہ کے لیے دو بکرے ذبح کیے جاتے ہیں اور بچی ہو تو ایک۔ یہ مالی حالت پر منحصر ہے۔ مالی وسعت نہ ہو تو تنگ دستی میں زیر بار ہو کر عقیقہ کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ لوگ عموماً ہسپتال یا گھر میں بچے کی پیدائش کے ابتدائی دنوں میں ختنے بھی کرا لیتے ہیں۔ لوگ خوشی کے اظہار کے لیے بہت سی سرگرمیاں کرتے ہیں جنہیں اسلامی تعلیمات کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

اسلام نے جہاں جینے کے سلیقے بتائے، وہاں میت کے حقوق اور اس کی تدفین کے طریقے اور آداب بھی بتائے ہیں۔ میت کی نماز جنازہ ادا کرنا فرض کفایہ قرار دیا ہے۔ مسلمان حالت نزع میں ہو تو اس کے پاس بلند آواز میں کلمہ طیبہ پڑھنے کا حکم ہے اور سورۃ یٰسین کی تلاوت کا بھی۔ موت کی خبر سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پڑھنے کو کہا گیا ہے۔ میت کے غم میں چیخنے چلانے سے منع کیا گیا ہے البتہ آنسو بہانے سے منع نہیں کیا گیا۔

موت واقع ہونے کے بعد مردے کا منہ اور آنکھیں بند کر دیتے ہیں اور ٹانگیں اور بازو سیدھے کر دیتے ہیں۔ غیر ضروری کپڑے اتار کر ایک چادر میں لپیٹ دیتے ہیں۔ پاؤں کے دونوں انگوٹھے ملا کر باندھ دیتے ہیں اور ایک چوڑی پٹی ٹھوڑی کے نیچے سے گزار کر سر کے اوپر باندھ دیتے ہیں۔ مردے کو جلد دفن کرنے کا حکم ہے۔ اب پانی میں بیری کے پتے ڈال کر ہلکا گرم کر لیتے ہیں اور اس پانی سے مردے کو غسل دیا جاتا ہے۔ لکڑی کے تختے پر لٹا کر ایک تہہ بند ڈال کر پہلے استنجا اور پھر اسے وضو کرایا جاتا ہے اور غسل دینے کے مفصل احکام کے مطابق اُسے غسل دیا جاتا ہے۔ پھر غسل کے بعد سفید کفن پہنا دیا جاتا ہے کفن کے کپڑوں کی تعداد اور لمبائی چوڑائی مقرر ہے۔ اس کے بعد جنازہ اٹھا کر قبرستان لے جاتے ہیں۔ قبرستان تک پیدل جانا مسنون ہے۔ نماز جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے۔ یہ میت کا حق بھی ہے۔ نماز جنازہ کے بعد میت کو قبر میں اتارتے ہیں۔ قبر شمالاً جنوباً بنائی جاتی ہے۔ اور قبر میں اُتار کر میت کا منہ قبلہ رخ کر دیتے ہیں۔ پھر قبر کو بند کر کے سرہانے کی طرف سے مٹی ڈالنا شروع کرتے ہیں اور تھوڑا سا پانی ڈال کر مٹی کو گلیا کر دیتے ہیں۔

اس کے بعد قبر پر ایصالِ ثواب کے لیے قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے اور میت کے لیے نہایت عجز و اکساری کے ساتھ دعائے مغفرت کی جاتی ہے۔ میت کا سوگ تین دن تک مناتے ہیں۔ لوگ لواحقین سے تعزیت کرتے اور میت کے لیے دعا مغفرت کرتے ہیں۔ میت کے لواحقین کو تین دن تک کھانا دیکر عزیز و اقارب فراہم کرتے ہیں۔ جوان کے ساتھ غم گساری کا ایک عمدہ نمونہ ہے۔

(الف) مفصل جوابات لکھیے

1- حدیث جبریل میں کون سے اسلامی عقائد کا ذکر ملتا ہے؟

2- اسلام میں پیدائش اور موت کی رسوم کا خلاصہ لکھیے۔

(ب) مختصر جوابات لکھیں۔

1- اسلام کے لغوی معانی کیا ہیں؟

2- اللہ کے آخری نبی محمد پر پہلی وحی کب نازل ہوئی؟

3- اسلام کی مقبولیت کی دو وجوہات کون کون سی ہیں؟

4- حدیث جبریل کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

5- میت کو نہلانے کے بعد کیا پہناتے ہیں؟

(ج) درست جواب کی نشاندہی کیجیے۔

1- اسلام نام ہے..... کا

(ا) سلامتی اور اطاعت (ب) اطاعت اور عبادات (ج) تسلیم و رضا (د) اطاعت اور تسلیم و رضا

2- اسلام میں.....

(ا) دین اور دنیا الگ الگ ہیں (ب) دین اور دنیا ایک ہیں

(ج) دنیا داری دین کے اصولوں کے تحت ہے (د) دین دنیا داری کے تحت ہے

3- مسلمانوں کے عروج کے عہد میں..... بڑا علمی مرکز تھا۔

(ا) ترکی (ب) چین (ج) بغداد (د) دمشق

4- دنیا میں اس وقت..... مسلمان ملک موجود ہیں۔

(ا) 36 (ب) 46 (ج) 56 (د) 66

5- اسلام میں..... میں بڑا گہرا تعلق ہے۔

(ا) عبادات اور معاملات (ب) شریعت اور تصوف

(ج) عبادات اور اخلاقی اقدار (د) نظریے اور علم

(د) خالی جگہ پُر کریں۔

- 1- مکہ سے پہلے پہل ہجرت کرنے والے..... چلے گئے۔
- 2- اسلام میں عبادات اور..... کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔
- 3- اسلامی دنیا میں یورپ میں..... ایک دور میں علم و ادب کا بڑا مرکز رہا ہے۔
- 4- اسلام زندگی گزارنے کی..... ہدایات دیتا ہے۔
- 5- اسلام میں میت کو..... دفن کرنے کا حکم ہے۔

(ه) طلبہ کے لیے سرگرمیاں

- 1- اسلام معاملات میں جو ہدایات دیتا ہے ان کی فہرست تیار کریں۔
- 2- بچے کی پیدائش پر مذہبی رسوم کے نکات ترتیب وار لکھ کر دوسروں سے تبادلہ خیال کریں۔

(و) اساتذہ کے لیے ہدایات:

- 1- اسلام میں عبادت کے تصور اور معاملات کا ربط قائم کر کے طلبہ کو بتائیں۔
- 2- اسلام اور سماجی زندگی کے موضوع پر ایک نشست کا اہتمام کریں اور طلبہ کو بتائیں کہ اس میں سادگی کا کردار کیا ہے؟



مسیحیت

مسیحیت نے مشرق میں جنم لیا، لیکن اسے مغرب میں عروج حاصل ہوا۔ اور اب یہ دنیا کی ایک بڑی آبادی کا مذہب ہے۔ اس وقت تقریباً دو ارب بیس کروڑ کے قریب افراد کا مذہب مسیحیت ہے۔ اس نے مشرق و مغرب میں انسانی معاشرت، سیاست، ادب، فلسفے اور فنون لطیفہ نیز زندگی کے دیگر متعدد شعبوں کو متاثر کیا۔ اگرچہ اٹھارہویں صدی میں کلیسا اور حکومت کے ککڑاؤ کے بعد مذہب کا عمل دخل فرد کی ذات تک محدود ہو کر رہ گیا۔ تاہم آج دنیا میں سب سے زیادہ انسان اس الہامی مذہب کے پیروکار ہیں۔

الہامی مذاہب کی تاریخ بتاتی ہے کہ انسان کی رہنمائی اور ہدایت کے لیے خدائے بزرگ و برتر نے نبی اور رسول بھیجے۔ بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کو انسانوں کی اصلاح کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا۔ یسوع مسیح علیہ السلام نے یہودی گھرانے میں جنم لیا اور وہ یہودی روایات سے پوری طرح آگاہ تھے۔

آپ نے ”خدا کی بادشاہی“ قائم کرنے کے لیے مذہب کی تبلیغ شروع کی۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں معجزات بھی عطا کیے۔ یسوع مسیح علیہ السلام مختلف علاقوں میں مسیحی تعلیمات کا پرچار کرتے تو ساتھ ساتھ معذوروں اور بیماروں کو بھی تندرست کرتے۔ ان معجزات اور ان کی غیر معمولی شخصیت نے لوگوں کو بہت متاثر کیا۔ ان کے وعظ میں خدا کی بادشاہی کے قیام، لوگوں کی اصلاح اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ وہ معاشرے کے ٹھکرائے اور دھتکارے ہوئے لوگوں کے ساتھ شتے بیٹھتے اور کھاتے پیتے تھے۔ اس طرح وہ معاشرے میں عجز و انکسار کا نمونہ بن گئے۔

جب یسوع مسیح علیہ السلام روحانی تجربے سے گزرے اور گلیل کی طرف روانہ ہوئے تو انہوں نے مختلف اوقات اور مختلف جگہوں سے اپنے شاگرد منتخب کیے جن کے ذریعے مسیحیت قدم قدم پر ترقی کرتی رہی۔ ان کے نچلے طبقے سے تعلقات کو یہودیوں کے اعلیٰ طبقے نے نہ صرف برا محسوس کیا بلکہ اس پر ناراضی کا اظہار بھی کیا۔ یہاں تک کہ ان کے جانے والے اقدام نے یہودی علماء کو ناراض کیا۔ غریبوں کی حمایت اور حقوق کی پاسداری کرنے کی بناء پر انہوں نے مذہبی اور حکومتی قوتوں کو لٹکایا، جس کی پاداش میں انھیں گرفتار کیا گیا اور صلیب پر چڑھا دیا گیا۔ وہ مرنے کے تیسرے روز جی اٹھے اور اُن کی انجیل کے مطابق اپنے شاگردوں کے سامنے چالیس دن تک مختلف مقامات پر ظاہر ہوتے رہے۔

یسوع مسیح علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد ان کے حواریوں خصوصاً مقدس پولوس نے مسیحیت کی تبلیغ جاری رکھی۔ مہنشاہ نیرو کے عہد (454-468) میں حواریوں کے سردار مقدس پطرس اور مقدس پولوس نے مسیحیت کے پھیلاؤ میں اہم کردار ادا کیا۔ انھیں شہید کر دیا گیا، لیکن مسیحیت پھیلتی ہی چلی گئی۔ چنانچہ مرکزی گر جا گھر روم میں قائم ہوا، اور 312ء کے بعد مسیحیت روم کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا۔ رومن کیتھولک کلیسا مسیحی مذہب کا مرکز بن گئی۔ قسطنطنیہ (موجودہ استانبول) نے اختلاف کیا تو 1054ء میں آرتھوڈکس فرقہ وجود میں آیا۔ اور پھر مارٹن لوتھر نے سولہویں صدی عیسوی میں تحریک چلائی، جس سے پروٹسٹنٹ فرقہ وجود میں آیا۔ سو سال تک باہمی بھائی تازہ چلتا رہا۔ بعد ازاں مسیحیت کے سب فرقے اپنی اپنی حدود میں کام کرنے لگے۔

مسیحیت کے عقائد اور تعلیمات کو سمجھنے کے لیے اس مذہبی روایت کا جاننا ضروری ہے جس کا پس منظر یہودیت ہے۔ مسیحیت کے پردان چڑھنے میں سکندر اعظم کے جانشینوں اور رومیوں کے عروج کا دور زیادہ اہم ہے۔ یسوع مسیح علیہ السلام کے شاگرد یہودی نسل سے تھے اور انہی کے افکار مسیحیت کے پرچار کا سبب بنے۔

عہد نامہ جدید مسیحیت کا بڑا ماخذ ہے۔ یسوع مسیح علیہ السلام نے مسیحیت کی بنیاد خدائے بزرگ و برتر پر ایمان اور قلبی تعلق پر رکھی۔ یہودی عقائد میں خدا ایک آقا اور حاکم ہے، جب کہ یسوع مسیح علیہ السلام نے خدا کو آسمانی باپ کا درجہ دے کر اسے غریبوں اور گنہگاروں کے لیے شفیع اور رحم دل ہستی بنایا۔ اسی لیے یسوع مسیح علیہ السلام کی تعلیمات میں اخلاص، توکل اور ایثار و قربانی جیسی اعلیٰ اخلاقی صفات زیادہ ہیں۔ وہ انسانوں کے باہمی تعلقات کی بنیاد بھی محبت پر رکھتے ہیں۔ ان تعلیمات میں مساوات، غنودہ گر، عیب جوئی سے پرہیز، انکساری، دشمنوں اور ہمسایوں سے محبت زیادہ اہم ہیں اور نیت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ان کا انداز بیان تمثیلی ہے۔

عقائد یہ ہیں کہ یسوع مسیح علیہ السلام کو مصلوب کیا گیا، تین دن بعد وہ زندہ ہو گئے، اگلے چالیس روز تک وہ شاگردوں کو نظر آتے رہے اور آخر کار آسمان پر اٹھا لیے گئے۔ قیامت کے قریب وہ انسانی رُوپ میں فرشتوں کے ٹھہر مٹ میں آسمان سے اتریں گے اور حق و باطل کی لڑائی میں باطل کو شکست دیں گے۔ روح القدس کو مسیحیت میں خدا کی حیثیت حاصل ہے۔ حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کی معجزانہ پیدائش اور انھیں پتھرمہ دیے جانے کے بعد روح القدس کا فاختہ کی شکل میں ان پر نازل ہونا، شیطان کے ذریعے کی جانے والی آزمائشوں سے بچنا اور روح القدس کے ذریعے سے انہیں روحانیت حاصل ہونا اور ان کا دوبارہ جی اٹھنا بھی روح القدس کے ذریعے سے ہی ہوا۔ انسان کی نجات اس میں ہے کہ وہ یسوع مسیح علیہ السلام کو ابن اللہ تسلیم کرے اور انھیں نجات دہندہ مانے۔

عقیدہ پاک تثلیث کا ذکر عہد نامہ جدید میں موجود ہے۔ مذہبی افہام و تفہیم سے اس عقیدے کے مطابق خدا کی ایک حقیقت تین اکائیوں میں مرکوز ہے کہ خدا تمام تخلیق اور ربوبیت کا سرچشمہ ہے۔ دوسرا خدا کا بیٹا جو یسوع مسیح علیہ السلام کی شکل میں موجود ہے اور تیسرا روح القدس جو مومنوں اور مسیحیوں میں سرایت کیے ہوئے ہے۔ نیز رہنمائی کا ذریعہ بھی ہے یہ تینوں ایک ہی ہیں یا تینوں میں ایک ہے۔

مسیحیت میں بچے کی پیدائش پر خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ مذہبی رسوم کے مطابق والدین ہی بچے کا نام رکھتے ہیں۔ بعض لوگ پادری صاحب سے پوچھ کر بائبل مقدس سے نام کا انتخاب کرتے ہیں۔ پیدائش کے بعد بچے کو پتھرمہ دیا جاتا ہے۔ کیتھولک فرقہ کے مطابق پیدائش کے ایک ہفتہ کے اندر اندر بچے کو پتھرمہ دیا جاتا ہے۔ جبکہ دیگر مسیحی فرقوں میں بچے کو بالغ ہونے کے بعد پتھرمہ دیا جاتا ہے۔

جب کوئی نزع کے عالم میں ہو تو عزیز و اقارب روزہ رکھتے ہیں اور خصوصی دعائیں کرتے ہیں۔ مریض کو پاک تیل (استعمال سے پہلے تیل پر خصوصی دعا کر کے برکت دی جاتی ہے) کی مالش بھی کرتے ہیں۔ موت کے بعد سادہ پانی سے غسل دے کر، میت کو کفن پہنا کر سفید چادر میں لپیٹ دیتے ہیں اور لوہان کی دھونی دیتے ہیں۔ پادری صاحب انجیل مقدس سے مقررہ حصے کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز جنازہ ادا کی جاتی ہے۔ آج کل میت قبرستان لے جانے کے لیے تابوت کا اہتمام بھی کرتے ہیں۔ تابوت قبر میں اتار کر سیسٹ سے ڈھانپ کر مٹی ڈال دیتے ہیں۔ اور تدفین کے بعد مرنے والے کے لیے بخشش کی خصوصی دعا کرتے ہیں۔

قبر پر کتبہ لگایا جاتا ہے۔ ہر سال تاریخ وفات پر مرنے والے کی برسی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ کیتھولک مسیحیوں کے ہاں 2 نومبر کو مرنے والوں کی اجتماعی برسی کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ جس میں گزشتہ سال کے دوران مرنے والے تمام مسیحیوں کی بخشش کے لیے خصوصی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ قبرستان کو صاف کیا جاتا ہے۔ مزید برآں مرنے والے کی نجات کے لیے خیرات کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے اور لواحقین خیرات اور دعا کا سلسلہ آئندہ سالوں میں بھی جاری رکھتے ہیں۔

پاکستان میں مسیحی محدود تعداد میں آباد ہیں۔ انھیں پوری مذہبی آزادی حاصل ہے۔ ان کی عبادت گاہیں تمام شہروں میں موجود ہیں۔ جو مسیحی فن تعمیر کا عمدہ نمونہ ہیں۔ مسیحی شہریوں کو پاکستان کے قانون ساز اداروں میں نمائندگی حاصل ہے اور دستور پاکستان مسیحیوں کو برابر کے حقوق عطا کرتا ہے اور انہیں برابر کے ووٹ کا حق بھی حاصل ہے۔ مسیحی برادری کو مخلوط ووٹ کا حق بھی حاصل ہے۔ پاکستان کی مسیحی برادری زیادہ تر کیتھولک مسلک کی قائل ہے اور وہ ٹیکس ان کا مرکز شد و ہدایت ہے۔

چرچ آف انگلینڈ کی طرح یہاں بھی چرچ آف پاکستان قائم ہے۔ جو پروٹسٹنٹ فرقہ کی نمائندہ تنظیم ہے۔ وہ بھی اپنی مذہبی سرگرمیاں پاکستان میں آزادی سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔

مشق

(الف) مفصل جوابات لکھیے۔

- 1- پاکستان میں موجود مسیحی برادری کی صورت حال پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔
- (ب) مختصر جوابات لکھیں۔

1- اس وقت دنیا کا سب سے بڑا مذہب کون سا ہے؟

2- نیرود بادشاہ کے دور میں شاگردوں کا سردار کون تھا؟

3- یہودی علماء یسوع مسیح علیہ السلام کی کس بات سے تالاں تھے؟

4- مسیحیت کے تین بڑے گروہ کون کون سے ہیں؟

5- مسیحی فرقہ کیتھولک اجتماعی برسی کب مناتے ہیں؟

(ج) درست جواب کی نشاندہی کیجیے۔

- 1- اس وقت دنیا میں مسیحیوں کی تعداد..... ہے۔

(ا) سوارب (ب) دوارب (ج) تین ارب (د) سوادوارب

2- حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد شاگردوں نے مسیحیت کی تبلیغ

(ا) ختم کر دی (ب) جاری رکھی (ج) کم کر دی (د) تیز کر دی

3- حضرت مسیح علیہ السلام کے مصلوب کیے جانے کے..... بعد زندہ ہو گئے۔

(ا) دو دن (ب) تین دن (ج) چالیس دن (د) دو ماہ

4- بچے کی پیدائش پر مسیحی گھرانوں میں

(ا) اہم تقریبات منعقد کی جاتی ہیں (ب) موسیقی کا پروگرام ہوتا ہے
(ج) نام رکھتے اور ہتسمہ دیتے ہیں (د) کوئی خاص رسوم ادا نہیں کی جاتی

5- یسوع مسیح علیہ السلام کی تعلیمات میں..... پر زور دیا گیا ہے۔

(ا) اخلاص (ب) ایثار (ج) توکل (د) الف، ب، ج

(د) کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں اور جوابات کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
چرچ آف پاکستان	عہد نامہ جدید	
مسیح اور روح القدس	سرکاری مذہب	
بڑا ماخذ	قسط طینہ	
روم	پروٹسٹنٹ	
312ء	ایک ہو گئے	
	نیرو	

(ه) طلبہ کے لیے سرگرمیاں

1- دنیا کا نقشہ دیکھ کر ان ممالک کی فہرست تیار کریں جن میں مسیحی برادری اکثریت میں ہے۔

2- حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیمات کے اہم نکات نوٹ کر کے ایک چارٹ بنائیں اور کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔

(و) اساتذہ کے لیے ہدایات:

1- خدمتِ خلق کے حوالے سے مسیحیوں کی خدمات طلبہ کو ذہن نشین کرائیں۔ مسیحی تعلیمات کے اخلاقی پہلو طلبہ پر واضح کریں۔



ہندو دھرم

ہندوستان قدیم انسانی تہذیب کا مرکز رہا ہے۔ آریاؤں کی آمد سے پہلے یہاں دراوڑی آباد تھے جن کی اپنی ثقافت کی مذہبی روایت واضح اور مہذب تھیں۔ تاہم مذہبی روایت کا آغاز آریاؤں کی آمد سے کیا جاتا ہے۔ ہندو دھرم کے ماننے والوں کی تعداد کروڑوں میں ہے اس لیے مذہب کی تاریخ میں اس کا ذکر ناگزیر ضروری ہے۔

ویدک دھرم اور اس کے بعد کی مذہبی روایت کو ہندو دھرم کہتے ہیں۔ جب ویدک دور میں لوگوں کا مذہبی رجحان بدھ مت کی طرف ہوا تو وید والوں کے لیے ضروری ہو گیا، کہ اس کی از سر نو تنظیم کریں۔ چنانچہ ویدک دھرم میں بنیادی تبدیلیوں کے بعد اسے ہندو دھرم کا نام دیا گیا اور سماجی نظام کو بھی اس میں شامل کر لیا گیا۔ اب ہندو دھرم کا دائرہ وسیع ہو چکا تھا۔ جس میں مذہبی اور سماجی دونوں نظام شامل تھے۔

ویدک دور میں برہمن کی مذہبی اجارہ داری قائم تھی اور وہ اس سے دست بردار ہونے کو تیار نہ تھے چنانچہ انھوں نے سری رامائن اور سری مہابھارت جیسی ضخیم کتب ایجاد کیں، جن میں دیوتاؤں کے کارنامے رزمیہ نظموں کی شکل میں پیش کیے گئے، کیونکہ یہ دراصل ہندو سماج اور آریہ سماج کی آمیزش سے ہندو دھرم کے پروان چڑھنے کی ابتدائی کہانی ہے۔ یہ کتب ہندو دھرم میں بہت اہم ہیں۔ سری مہابھارت میں سری بھگوت گیتا شامل ہے جو ہندو دھرم کی مقدس کتاب ہے اور اسے ویدوں جیسی اہمیت حاصل ہے۔

سری مہابھارت اور سری رامائن میں برہما جی مہاراج، وشنو جی مہاراج، شیو اور سری دیوی ماں کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ پہلے ویدک دور میں تمام دیوی دیوتاؤں کو خاصی اہمیت حاصل تھی، لیکن بعد کے دور میں لوگوں نے مختلف دیوتاؤں کو اپنے لیے مخصوص کر کے اپنی اپنی عقیدتوں کا مرکز بنالیا۔ اب ان دیوتاؤں کی تجسیم کی جانے لگی۔ 400 قبل مسیح سے 1200 عیسوی تک جو رجحانات پیدا ہوئے، ہندو دھرم آج انھی عقائد رجحانات اور رسوم پر مشتمل ہے۔ پہلے جہاں قربانی پر زور تھا اب وہاں پوجا پر زور زیادہ ہو گیا ہے اور افراد کا تعلق دیوتاؤں سے براہ راست جو گیا۔

ہندو دھرم کی معلوم تاریخ میں یہ بات بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ اس میں چلک بھی ہے اور قوتِ جاذبہ بھی۔ اس میں مختلف رسوم اور روایات کو اپنے اندر سمو لینے کی قوت موجود ہے یہی وجہ ہے کہ جو حملہ آور فاتحین ہندوستان آئے ان کی رسوم ہندو دھرم نے اپنا لیں۔ یہ بات بھی اہم ہے کہ کوئی فرد یا فرقہ جس دیوتا کو اپنے، وہ دوسرے دیوتاؤں کی مذہبی حیثیت سے انکار نہیں کرتا بلکہ ان کا بھی ادب و احترام کرتا ہے۔ کیونکہ سری کرشن جی مہاراج کا بھگوت گیتا میں قول ہے کہ جو کوئی جس کی بھی پوجا کرتے ہیں وہ درحقیقت میری ہی پوجا ہے۔

ہندو دھرم میں سری برہما جی مہاراج، سری وشنو جی مہاراج، سری شیو جی مہاراج، سری دیوی ماں، سری بھگوت گیتا، سری گنیش جی مہاراج، سری لکشمی دیوی، سری رام چندر جی مہاراج، سری کرشن جی مہاراج، سری پار پتی دیوی اور سری سیتا ماتا کی پوجا کی جاتی ہے۔

شمالی ہند میں سری وشنو بھگوان کی پوجا زیادہ اہم ہے۔ اس کے چار ہاتھ دکھائے گئے ہیں اور سری لکشمی دیوی کو اس کی بیوی بتایا گیا ہے۔ یہ زرخیزی اور دولت کی دیوی سمجھی جاتی ہے۔ سری وشنو بھگوان کو خدائے اعلیٰ سمجھا جاتا ہے۔ ہندو دھرم والے سری گوتم بدھ کو بھی اسی دیوتا

کے زیر اثر سمجھتے ہیں۔ سری نرسنگھ جی مہاراج، سری رام چندر جی مہاراج، سری کرشن مہاراج، سری شیو جی مہاراج، سری پاربتی دیوی اور دیگر سب اُس کے اوتار سمجھے جاتے ہیں۔ سری رام چندر جی مہاراج ساتویں اوتار ہیں۔ سری رام چندر جی کی بیوی سیتا کو سری لنگا کارا جارا ون لے گیا، تو رام چندر جی مہاراج نے اسے شکست دے کر اپنی بیوی کو چھڑا لیا۔ اس کی یاد میں ہندو دسہرہ کا تہوار مناتے ہیں۔ اس کے بیس دن بعد دیوالی کا تہوار منایا جاتا ہے۔ ماتا سیتا اور سری رام چندر جی مہاراج کے اجودھیا پہنچنے کی خوشی میں منایا جاتا ہے۔ سری رام چندر جی مہاراج اور ماتا سیتا کے کردار کے اثرات نے ہندو دھرم میں اخلاقیات کو پروان چڑھایا۔

سری کرشن جی مہاراج، سری دشنو بھگوان کا آٹھواں اوتار ہے۔ اس کو نصف خدا کا درجہ حاصل ہے۔ اور قدیم زمانے سے اُن کی پرستش کی جاتی رہی ہے۔ سری بھگوت گیتا میں سری کرشن جی مہاراج کی تعلیمات کا ذکر ملتا ہے۔ اور ارجن کے تھکسری کرشن جی مہاراج کے مکالموں میں ہندو مذہب کا فلسفہ اور اخلاقی اصول بتائے گئے ہیں۔ اسی میں بھگتی یعنی خدا کی محبت میں خود کو فراموش کرنے کا نظریہ بھی شامل ہے۔

جنوبی ہند میں سری شیو بھگوان کی پوجا زیادہ ہوتی ہے۔ اسے تباہ کن صلاحیتوں کا مالک مگر نیک سمجھا جاتا ہے۔ اس کی پسندیدہ سواری نندی نامی بیل ہے۔ اس کے ماننے والے نندی بیل کو بھی مقدس سمجھتے ہیں اور اس کی مورتی مندروں میں رکھی جاتی ہے۔ سری شیو جی بھگوان کی بیوی سری پاربتی دیوی کو بھی ماں کا درجہ حاصل ہے۔ ہندو عقائد میں سری شیو بھگوان کا بیٹا سری گنیش جی مہاراج دیوتاؤں کی فوج کا سردار ہے مختصر یہ کہ ہندو عقائد میں سری برہما جی مہاراج، سری دشنو جی مہاراج اور سری شیو جی مہاراج بھگوان کے بڑے مظاہر ہیں۔

ہندو دھرم کے ماننے والے عقیدہ تاریخ کے قائل ہیں جس کے مطابق موت سے صرف جسم مرتا ہے اور روح بخون بدل کر کسی نئے قالب میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ اگر اعمال بُرے ہوں تو حیوان کے روپ میں اور اگر اعمال اچھے ہوں تو بہتر انسان کے روپ میں آ جاتی ہے۔ جب تک انسانی خواہشات ختم نہیں ہو جاتیں اور تمام گناہوں کا کفارہ ادا نہیں ہو جاتا یہ چکر چلتا رہتا ہے۔ اور آخر کار روح عالم ارواح میں چلی جاتی ہے اور وہ تاریخ سے آزاد ہو جاتی ہے۔

ہندو دھرم میں آخرت کا واضح تصور موجود نہیں ہے اور نہ آخرت میں اچھے بُرے اعمال کی جزا و سزا کا نظام موجود ہے۔ ہندو دھرم کے مطابق اس دنیا میں اگلا جنم ہی اچھے یا بُرے اعمال کی جزا و سزا ہے۔ اور اگلے پچھلے نیز موجودہ جنم میں بھی جزا و سزا کا عمل جاری رہتا ہے۔ ہندو دھرم میں عقائد کی رنگارنگی ہے، اور کئی ایک مذہبی فلسفے ہیں۔ اس لیے عبادت کے تصورات بھی مختلف ہیں۔ مثال کے طور پر فلسفہ یوگ میں جسمانی ریاضتوں پر زور دیتے ہیں۔ جب کہ فلسفہ ویدانت میں مراقبہ اور غور و فکر کے ذریعے عرفان حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ عبادت کا مقصد ہی عبادت کا محرک ہوتا ہے۔ ہندو دھرم میں دنیا کو اگلے جنم کا تسلسل سمجھا جاتا ہے اور عبادت اس کی زرخیزی کا ذریعہ ہے۔ عبادت کا دوسرا مقصد دنیاوی ضرورتوں کا پورا ہونا ہے۔ اس لیے عبادت اس کے طلب کا ذریعہ بھی ہے۔

مندر، ہندو دھرم کی عبادت گاہ ہے۔ اسے خدا کا گھر بھی کہتے ہیں۔ اس کے اندر مورتیاں اور بت رکھے جاتے ہیں۔ مندر مقامی ضرورت کے مطابق بنائے جاتے ہیں۔ رقص و سرود، تالی پینٹا اور گانا بجانا بھی عبادت کا حصہ ہیں۔ اس لیے مندروں میں ان کی گنجائش رکھی جاتی ہے اور سچ بھی بنائے جاتے ہیں۔

خواتین گھروں میں عبادت کرتی ہیں۔ بڑے گھروں میں الگ سے عبادت کا کمرہ ہوتا ہے، جب کہ چھوٹے گھروں میں کسی کمرے کا کچھ حصہ عبادت کے لیے مخصوص کر لیا جاتا ہے۔ ہندو دھرم میں صبح سویرے اُٹھ کر اشان کرنا عبادت کا حصہ ہے۔ پھر مندر یا گھر میں بیٹھ کر پوجا کی جاتی ہے۔ مورتیوں کی سیوا، چراغ جلانا، مورتیوں کو غسل دینا، مقدس نشان لگانا، گھنٹیاں بجانا، کافور جلانا مورتیوں اور بتوں کو پھولوں اور زیورات سے آراستہ کرنا بھی پوجا میں شامل ہوتا ہے۔

بھجن اور گیت گانا نیز مورتیوں کے گرد چکر لگانا بھی عبادت کا حصہ ہیں۔ کچھ رسومات صرف مذہبی رہنما یعنی برہمن ادا کرتے ہیں۔ دعا مانگنا، جانوروں، کھجی اور غلے کی قربانی اور نذرانے دینا بھی عبادت کا حصہ ہیں۔ صندل اور چاول خاص طور پر مورتیوں کی خدمت میں پیش کیے جاتے ہیں۔ ہندو دھرم میں بچے کی پیدائش پر کئی قسم کی رسومات ادا کی جاتی ہیں۔ چھٹے دن نام رکھا جاتا ہے اور دان دھرم (خیرات) کیا جاتا ہے۔

ہندو دھرم میں موت کی رسومات میں جزئیات کا بڑا خیال رکھا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر آگ کے گرد چکر ہائیں سے دائیں لگایا جائے۔ چکر شروع کرنے سے پہلے دایاں گھٹنا جھکانا ہے۔ یہ رسومات دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لیے ادا کی جاتی ہیں۔ زندہ لواحقین کے لیے ضروری ہے، کہ وہ مُردے کے سفر آخرت کا انتظام کریں۔

مرنے کے بعد مُردے کے بال اور ناخن کاٹ کر زمین میں دفن کر دیے جاتے ہیں۔ برہمن سوتلی سے ارتھی تیار کرتا ہے اور اسے کپڑے سے ڈھانپ دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد مُردے کا بیٹا یا قریبی عزیز سر اور مونچھیں صاف کر کر مٹی کے کورے برتن میں پانی لے کر اشان کرتا ہے اور کورے برتن کی ایک گڑوی سے مُردے کو غسل دیتا ہے۔ مُردے کے کپڑے گھر والوں یا شاگردوں کو دے دیتے ہیں یا کھڑے کھڑے کر کے بیٹوں میں بانٹ دیے جاتے ہیں۔ اب مُردے کو ایک پیراہن (کفن) پہنایا جاتا ہے۔ اس کے بعد مُردے کے ہاتھ پاؤں کے انگوٹھے باندھ دیے جاتے ہیں۔

ارتھی اٹھائی جاتی ہے تو ایک آدمی آگے آگے دیسی گھی سے جلائی ہوئی آگ لے کر چلتا ہے۔ اس کے پیچھے مُردے کو جلانے کا سامان اور اس کے پیچھے ارتھی ہوتی ہے۔ ارتھی کے مرگھٹ (قبرستان) تک پہنچنے تک کئی اور رسوم بھی ادا کی جاتی ہیں۔ مرگھٹ میں چتا جلائی جاتی ہے اور مُردے کی لاش کو جلانے سے پہلے اس کے منہ میں لنگا جل ڈالا جاتا ہے۔ چتا کے چاروں طرف چکر لگا کر گھڑے سے پانی کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے۔ تیسرے چکر کے بعد گھڑا پھینک دیا جاتا ہے اور مُردے کا بیٹا یا قریبی عزیز چتا کو آگ دکھاتا ہے۔

مرنے والے کا دس بارہ دن تک سوگ منایا جاتا ہے۔ جب سوگ ختم ہو تو سب رشتے دار بال کنواتے ہیں۔ بارہ گھڑے پانی سے بھر کر ان پر سفید کپڑے اور مٹھائی رکھ کر برہمن کے گھر پہنچاتے ہیں اور کچھ رقم بھی برہمن کو دیتے ہیں۔ یہ مُردے کے لیے ایک سال کا سفری سامان تصور کیا جاتا ہے۔ بارہویں روز رشتے دار اور برہمن آخری بار مرنے والے کے گھر آتے ہیں۔ اس طرح موت کے بعد کی رسومات ختم ہو جاتی ہیں۔

(الف) مفصل جوابات لکھیں۔

- 1- ہندو دھرم کی تاریخ مختصراً لکھیے۔
- 2- ہندو دھرم کے عقائد اور تعلیمات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
- 3- ہندو دھرم میں موت کی رسوم کا حال لکھیے۔

(ب) مختصر جوابات لکھیں۔

- 1- ہندو دھرم کے ویدک دور میں کس کی اجارہ داری تھی؟
- 2- سری مہا بھارت اور سری رامائن میں ہندو مت کے بارے میں کس دور کے بارے میں بتایا گیا ہے؟
- 3- ہندو دھرم میں کن دیوتاؤں کو زیادہ اہمیت حاصل ہے؟
- 4- ہندو دھرم کی کامیابی میں کن دواہم باتوں کا دخل ہے؟
- 5- سری کرشن جی مہاراج، سری وشنو بھگوان کا کون سا دوتا ہے؟

(ج) درست جواب کی نشاندہی کیجیے۔

- 1- ویدک دور میں لوگوں کا رجحان بدھ دھرم کی طرف ہوا تو انھوں نے
 - (ا) تبلیغ کا سلسلہ تیز کر دیا
 - (ب) بدھ مت کے خلاف مہم شروع کی
 - (ج) اپنے اصولوں پر سمجھوتہ نہ کیا
 - (د) تنظیم نو کو ضروری سمجھا
- 2- ہندو دھرم کی کامیابی کی بڑی وجہ اس..... ہے۔
 - (ا) قوتِ جاذبہ
 - (ب) پلچ
 - (ج) سماجی روایات کی قبولیت
 - (د) الف، ب، ج
- 3- سری مہا بھارت اور سری رامائن میں..... کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔
 - (ا) سری برہما جی مہاراج
 - (ب) سری وشنو جی اور سری لکشمی دیوی
 - (ج) سری شیو بھگوان
 - (د) الف، ب، ج
- 4- ہندو دھرم میں مردے کے ناخن اتار کر..... ہیں۔
 - (ا) سنبھال کر رکھتے
 - (ب) پانی میں بہاتے
 - (ج) جلاتے
 - (د) دفن کرتے

5۔ ہندو دھرم میں آخرت کا تصور نہیں ہے اس لیے کہ وہ

- (ا) اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتے
(ب) عقیدہ تناخ کے بعد اس کی گنجائش نہیں رہتی
(ج) عبادت اور قربانی سے نجات حاصل کر لیتے ہیں
(د) اگلے جنم میں جزا سزا بھگت لیتے ہیں

(و) خالی جگہیں پُر کریں۔

1۔ ویدک دور میں..... کی اجارہ داری قائم تھی۔

2۔ ہندو مذہب میں بڑی..... اور قوتِ جاذبہ ہے۔

3۔ ہندو دھرم میں دنیا کو..... تصور کیا جاتا ہے۔

4۔ رقص، تالی بیٹنا اور گانا بجانا ہندو دھرم میں..... کا حصہ ہیں۔

5۔ ہندو دھرم میں مرنے والے کا..... دن سوگ منایا جاتا ہے۔

(ہ) طلبہ کے لیے سرگرمیاں

1۔ لائبریری میں جا کر ہندو دھرم کی تاریخ کے متعلق کتابیں پڑھیں اور کم از کم پانچ طلبہ مطالعے کے بعد جماعت کے دیگر طلبہ کو حاصل مطالعہ بتائیں۔

2۔ ایشیا کے نقشے میں ان ملکوں کی نشان دہی کریں جہاں ہندو اکثریت میں ہیں۔

(و) اساتذہ کے لیے ہدایات:

1۔ طلبہ کو بتائیں کہ آریاؤں کے بعد ہند میں مذہبی طور پر کیا تبدیلیاں آئیں۔

2۔ بھارت میں دیگر مذاہب (بدھ مت، جین مت وغیرہ) کے عروج اور پھر ہندو دھرم میں جذب ہونے کے بارے میں طلبہ کو معلومات دیں۔



زرتشتیت

اس مذہب کے بانی زرتشت چھٹی صدی قبل مسیح میں ایران میں پیدا ہوئے۔ اس مذہب کی تاریخ میں ان کے بچپن اور جوانی سے متعلق کئی کرامات کا ذکر ملتا ہے۔ انھیں بچپن ہی سے غور و فکر کی عادت تھی، چنانچہ وہ برسوں صحراؤں اور پہاڑوں میں حقیقتِ اعلیٰ کی جستجو کرتے رہے۔ جب ان کی عمر تیس سال ہوئی، تو خدائے واحد سے ان کا مکاشفہ ہوا۔ جس کی وجہ سے انہیں اس بات کا یقین ہو گیا کہ وہ خدا کے برگزیدہ بندوں میں سے ہیں۔

ان دنوں ایران میں بت پرستی عروج پر تھی۔ جب زرتشت نے بت پرستی کے خلاف اور خدا کی وحدانیت کی تبلیغ شروع کی، تو اسے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ سرکار نے بھی مخالفت کی۔ دس سال تک مشکلات کا سامنا کرنے کے بعد وہ مایوس ہو کر آبائی علاقے سے مشرقی ایران چلے گئے۔ یہاں خراسان اور شمالی افغانستان پر مشتمل ریاست کے حکمران نے زرتشت مذہب قبول کر لیا۔ اس کے ساتھ ہی امراء بھی زرتشت مذہب قبول کرنے لگے۔ زرتشت کا حوصلہ بڑھا اور اگلے 37 سال مبلغ کو مرکز بنا کر اس مذہب کی خوب اشاعت کی اور یہ مذہب خوب پھلا پھولا۔ لاکھوں لوگوں نے اسے قبول کیا۔ مخاشی اور ساسانی دور حکومت میں یہ سلطنت کا سرکاری مذہب رہا۔ اب زرتشت مذہب نے ایک تحریک کی صورت اختیار کر لی اور آس پاس کے علاقوں میں رائج دیگر مذاہب کو متاثر کرنے لگا۔

زرتشت کے بعد جلد ہی اس مذہب سے انحراف شروع ہو گیا۔ عربوں کے ایران پر حملے کے بعد اسلام کی اشاعت عام ہو گئی اور وہ جس قدر پھیلتا گیا، زرتشتیت اسی قدر سست گئی۔ وہاں حالات بدلے تو کچھ لوگ ایران میں کرمان اور دشوار گزر علاقوں میں جا آباد ہوئے۔ کچھ لوگ ہندوستان میں سورت اور دیگر علاقوں میں چلے گئے۔ اب یہ برصغیر میں پاری کہلائے۔ آج بھی ممبئی، کراچی، حیدرآباد اور ملتان میں ان کی کچھ تعداد موجود ہے۔

زرتشتیوں کے عقائد اور تعلیمات کے تاریخی جائزے سے پتہ چلتا ہے، کہ طویل عرصہ تک اس کے عقائد اور تعلیمات میں اضافے ہوتے رہے۔ جدید دور کی تحقیقات میں اُس زمانے کی تحریروں کو پڑھ لیا گیا ہے۔ اس کا میابی کے بعد پاری علماء نے بھی جدید تحقیق کی طرف توجہ دی ہے۔ اس تحقیق کے بعد ان کی مذہبی کتاب اوستا (Avista) کی گاتھاؤں کے نام سے منسوب تعلیمات کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اب مسخ شدہ حقائق بھی واضح ہو گئے ہیں۔

گاتھاؤں کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ زرتشت کی تعلیمات میں خدائے واحد (اہورامزدا) کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ وہی حقیقی معبود، خالق کائنات اور مخلوق کا پالنے والا ہے۔ وہ ازلی اور ابدی ہے اور پورے اختیارات کا مالک اور عظیم و بصیر ہے۔

خیر و شر کی کشش اس مذہب میں بڑی اہمیت رکھتی ہے اور یہ تعلیمات زرتشتیت کا اہم جزو ہیں۔ وہ خیر کو پسند کرتا ہے اور شر کو ناپسند۔ یہ عقیدہ ثنویت ہے۔ اس کے مطابق دو خدا ہیں ایک خیر کا جسے اہورامزدا (Ahura Mazda) (یزداں) اور دوسرا شر یعنی بدی کا خدا ہے جسے اینگرومینو (Angra Mainyu) (اھرمین) کہتے ہیں اور وہ حق سے برسرِ پیکار رہتا ہے۔ زرتشت نے سات مبرک شخصیات کا بھی ذکر کیا

ہے جو ہورامزدا اور کائنات میں واسطے کا کام کرتی ہیں۔

زرشت کے مطابق انسان ارادے میں آزاد ہے۔ وہ خیر کے ساتھ رہے یا شر کے ساتھ، اُسے آزادی حاصل ہے۔ زرشت کے مطابق یہ دنیا دارالحمل ہے اور یہاں کے اعمال کا جواب مرنے کے بعد دینا ہوگا، اچھے اعمال کا اجر جنت اور برے اعمال کی سزا دوزخ ہوگی۔ زرشتیوں کے ہاں اینگر و مینو شیطانی قوتوں کا علمبردار ہے۔ اس کی دو قوتیں زیادہ با اثر ہیں ایک غصے کا دیوتا اور دوسرا حسین خواتین کی شکل میں ہے جو پیر نکا کے نام سے موسوم ہے۔ ہورامزدا و پراہیگر و مینو نیچے پاتال میں رہتے ہیں، دونوں کا دائرہ کار متعین ہے۔

زرشت نے ایک مقررہ وقت پر قیامت کے آنے کا تصور بھی دیا ہے۔ اس کے مطابق قیامت کے قریب ایک نجات دہندہ آئے گا جس کی سرکردگی میں خیر کو شرف فتح حاصل ہوگی اور دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ بعد ازاں حشر کا میدان لگے گا اور تمام مردے زندہ کر دیے جائیں گے اور جنت و دوزخ کے فیصلے ہوں گے۔ زرشت کے مطابق برے اعمال کی سزا دوزخ ہے مگر ہمیشہ کے لیے نہیں۔ برے اعمال کی سزا پوری کر کے انسان جنت میں جائیں گے۔

زرشت عقیدے کے مطابق انسان چاروں طرف سے اندھیروں میں گھرا ہوا ہے، لہذا اینگر و مینو سے بچنے کے لیے ہورامزدا کی عبادت ضروری ہے۔ زرشتیت میں عبادت سادہ ہے۔ اس میں کوئی پیچیدگی نہیں۔ وہ آگ کی پرستش کرتے ہیں۔ عبادت گاہ یعنی آتش کدے میں آگ روشن کرتے ہیں اور اس کے سامنے مقدس منتر پڑھتے رہتے ہیں اور بھجن گاتے رہتے ہیں۔ ان کے عقیدے کے مطابق اس سے خبیث روحوں کا زور جاتا رہتا ہے۔

وہ آگ، پانی اور ہوا وغیرہ کویزدانی قوت کا مظہر تصور کرتے ہیں۔ ان میں سے صرف آگ ہی کو پابند کیا جاسکتا ہے، اس لیے وہ آگ کو نورانی وصف کی وجہ سے لائق تعظیم جانتے ہیں۔ یہ انسان کو انجام کا احساس دلاتی رہتی ہے یعنی آخر کار ہر ایک انسان کو مٹی یا رکھ بن جانا ہے۔ دراصل آگ کی پرستش قدیم آریا روایت کا حصہ ہے اور اسے زرشتیت میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ ایران کے آثار قدیمہ میں کئی آتش کدے ملتے ہیں۔ ان میں آگ روشن کرنے کے کئی ایک آداب مقرر ہوتے تھے۔ یہ آگ پانچ وقت روشن کی جاتی تھی۔ تہواروں میں اس کی شان میں اضافہ ہو جاتا تھا۔

ان کے ہاں پیدائش اور موت کی رسوم موجود ہیں۔ ان کے ہاں بچے کی پیدائش پر خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے لیکن کوئی خاص مذہبی رسم ادا نہیں کی جاتی۔ البتہ موت کے بارے میں ان کے عقائد کے مطابق رسوم ادا کی جاتی ہیں۔ وہ ہوا، مٹی، پانی اور آگ کو تبرک سمجھتے ہیں۔ وہ لاش کو احتیاط سے درختوں کی چٹان بنا کر اس پر رکھتے ہیں یا اس مقصد کے لیے مینار بھی بناتے ہیں اور لاش وہاں رکھ دیتے ہیں جہاں پرندے اُسے کھا لیتے ہیں۔ ان کا نظریہ یہ ہے کہ مرنے کے بعد بھی ان کا جسم بھوکے پرندوں کی غذا کے لیے کام آ سکے۔ سہولیات نہ ہونے کے سبب جہاں مینار نہیں ہوتے، وہاں وہ اپنی لاشوں کو جلانے یا دفن کرنے لگ گئے ہیں۔

(الف) مفصل جوابات لکھیں۔

- 1- زرتشت کی زندگی اور عقائد کے بارے میں نوٹ لکھیں۔
- 2- زرتشتیت کے عروج و زوال کے حالات بیان کریں۔
- 3- مختصر نوٹ لکھیں۔

i- اوستا ii- زرتشتیت میں موت کی رسمیں

(ب) مختصر جوابات لکھیں۔

- 1- زرتشت کب پیدا ہوئے تھے؟
- 2- زرتشت کو صحراؤں اور پہاڑوں میں کیا چیز لے گئی؟
- 3- زرتشت کے دور میں ایران میں کس چیز کو عروج حاصل تھا؟
- 4- زرتشتیوں کی مذہبی کتاب کا کیا نام تھا؟
- 5- زرتشتیت میں مردے سے کیا سلوک کرتے ہیں؟

(ج) درست جواب کی نشاندہی کیجیے۔

- 1- زرتشت کا خدائے واحد سے مکاشفہ..... سال کی عمر میں ہوا۔
(ا) 20 (ب) 30 (ج) 40 (د) 50
- 2- زرتشت نے مشرقی ایران میں..... سال تک اپنے مذہب کی تبلیغ کی۔
(ا) 30 (ب) 33 (ج) 37 (د) 40
- 3- پارسیوں کی مذہبی کتاب اوستا میں..... کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔
(ا) اہورامزد (ب) اینگر مینو (ج) خیر و شر کی کشمکش (د) سات جبرک شخصیات
- 4- یزدانی قوتوں میں سے آگ کی پرستش اس لیے کی جاتی ہے کہ.....
(ا) ہوا کی روک مشکل ہے (ب) پانی کا متشکل ہونا ممکن نہیں
(ج) آگ کو پابند کیا جاسکتا ہے (د) آگ نورانی صفت رکھتی ہے
- 5- زرتشتی..... کو یزدانی قوت کا نمونہ تصور کرتے ہیں کو
(ا) آگ (ب) پانی اور مٹی (ج) ہوا (د) الف، ب، ج

(د) کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں اور جواب کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
آگ کی پرستش	سرکاری مذہب	
اہورا منردا	مچان	
اینگرو مینو	شر	
ساسانی دور حکومت	قدیم آریا روایت	
لاش	خیر	

(و) طلبہ کے لیے سرگرمیاں

- 1- لائبریری یا انٹرنیٹ سے آتشکدے کی تصویریں حاصل کریں۔ اور مختلف تصویروں کا چارٹ تیار کریں۔
- 2- زرتشتیوں کے عقائد کی فہرست تیار کریں۔

(و) اساتذہ کے لیے ہدایات:

- 1- تختہ تحریر پر عہد زرتشت لکھیں۔
- 2- نقشے میں ان علاقوں اور ملکوں کی نشان دہی کریں جہاں کسی زمانے میں زرتشتوں کا زور رہا۔
- 3- زرتشتیت کے عقیدے خیر و شر کی کشمکش کے حوالے سے طلبہ کو بتائیں کہ یہ ہر مذہب اور ہر دور میں انسانوں میں جاری ہے البتہ مختلف مذاہب میں نام مختلف ہیں۔



سکھ مذہب

سکھ مذہب کا آغاز 1469ء میں ہوا۔ اس مذہب کے بانی بابا گرو نانک دیو جی نے اپنے روحانی تجربے اور برسوں کی ریاضت کے بعد اپنی تعلیمات کو سادہ انداز میں پیش کیا۔ ان کے بعد آنے والے سکھ گروؤں نے اس مذہب کو ایک منظم تحریک کی شکل دی اور آخری گرو، گرو گو بند سنگھ جی نے یہ طے کر دیا، کہ ان کے بعد مذہبی کتاب 'گرنتھ صاحب' کو گرو کا درجہ حاصل رہے گا اور ہمیشہ اسی سے رہنمائی لی جاتی رہے گی۔ چنانچہ اب یہ گرنتھ صاحب گرو ہے اور اسے زندہ پاتشاہ کا درجہ حاصل ہے۔

سکھ مذہب کی تاریخ سے واضح ہوتا ہے کہ بابا گرو نانک دیو جی نے سکھوں کو ایک جماعت کی شکل دینے کی کوشش نہیں کی البتہ ان کی شخصیت اور تعلیمات کے اثرات سب سے زیادہ مرتب ہوئے۔ وہ نہ صرف سکھ مذہب کے بانی ہیں بلکہ انھیں ہمیشہ کے لیے اس میں مرکزی اہمیت حاصل رہے گی۔ ان کے بعد دوسرے گرو، گرو انگد دیو جی نے نہ صرف ریکرتن اور لنگر کو جاری رکھا، بلکہ پنجابی زبان کے گریکھی رسم الخط کو اختیار کر کے سکھوں کا مذہبی تشخص قائم کیا۔ انھوں نے ادارہ سنگت قائم کیا جو گرو دوارے کی بنیاد پر تیسرے گرو گرو داس صاحب جی نے سکھوں کو ایک الگ جماعت کا تشخص دیا۔ بیساکھی کے موقع پر الگ تہوار کا آغاز کر کے ہندو روایت سے جداگانہ نظام قائم کیا۔ اس طرح سکھ مذہب پھلنے پھولنے لگا۔ سنی کی رسم کی مخالفت کی اور بیواؤں کی شادی پر زور دیا۔ چوتھے گرو گرو داس صاحب جی نے سکھوں کی شادی بیاہ اور مرنے کی رسومات بھی الگ کر دیں۔ امرت سر شہر کی بنیاد رکھی۔ اس شہر کے قیام سے سکھ مذہب کو پھلنے پھولنے کا مزید موقع ملا۔

پانچویں گرو، گرو وارچن دیو جی نے اپنا کلام شامل کرتے ہوئے گرو گرنتھ صاحب کو مکمل کیا۔ گرو دوارہ دربار صاحب (گولڈن ٹمپل) کو مکمل کیا اور دسوتھ (عشر) کا نظام رائج کیا جس سے سکھ مذہب کو معاشی استحکام حاصل ہوا۔ راوی اور بیاس کے درمیانی علاقے کے ہندو جاٹوں نے سکھ مذہب اختیار کیا تو سکھ مذہب کو بڑی تقویت ملی۔ گرو گو بند سنگھ جی نے سکھ سنگت کو روحانی اور جنگی لحاظ سے مضبوط کیا۔ خاص طور پر خالصہ تنظیم کے ذریعے اسے بڑی قوت میسر آئی۔ انھوں نے کوہ ہمالیہ کے دامن میں بتیس سالہ قیام کے دوران وہاں کے راجاؤں سے جنگیں لڑیں۔ انھوں نے ہر سکھ کے نام کے ساتھ "سنگھ" اور سکھ خاتون کے نام کے ساتھ "کور" کا اضافہ کیا اور پانچ کاف (کڑا، کچھا، کنگھا، کیس اور کر پان) کے ذریعے سکھوں کا خاص تشخص قائم کیا۔ اگرچہ ان سکھ گروؤں کے عہد میں سکھوں کو سیاسی اقتدار نہ مل سکا لیکن یہ انہی کی کاوشوں کا نتیجہ تھا کہ آگے چل کر مہاراجا رنجیت سنگھ جی نے ایک مضبوط حکومت قائم کی۔ اب سکھ مذہب کے پیروکار ہندوستان کے مشرقی پنجاب اور صوبہ ہریانہ میں اہم اور فیصلہ کن سیاسی قوت ہیں اور برصغیر کے علاوہ برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، روس اور دیگر ممالک میں بھی آباد ہیں۔

سکھ مذہب کے عقائد میں توحید کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ عقیدہ توحید نے ہی ہندو دھرم اور سکھ مذہب کے مابین حد فاصل قائم کی۔ سکھ خدا کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک نہیں مانتے اور وہ ذات پات کے بالکل قائل نہیں۔ وہ تمام انسانوں کا احترام ضروری سمجھتے ہیں۔ ان کے عقائد میں دوسرے مذاہب کے مقدس مقامات کا احترام کرنا ضروری ہے۔ وہ انسانی جان کا احترام کرتے ہیں، اسی بنا پر انھوں نے سنی کی رسم کی مخالفت کی۔ سکھ مذہب ایک عوامی مذہب ہے۔ جس میں سادگی پر بہت زور دیا گیا ہے۔

بانی مذہب بابا گر ونا تک دیوجی کی تعلیمات میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر زور دیا گیا ہے۔ ان کی اجتماعی عبادت میں کیرتن شامل ہے جس میں باہم مل کر موسیقی اور خوش الحانی سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے ہیں۔ خاص طور پر بچ جی صاحب کا پاٹھ کرتے ہیں۔ گر وگرنتھ صاحب کا پاٹھ سنتے ہوئے سامعین عقیدت میں ڈوبے اور مودب رہتے ہیں۔ یاد الہی کو سمرن (ورد) کہا جاتا ہے اور یہی عبادت کا مرکز و محور ہے۔ سکھ مذہب میں خدمتِ خلق اور غریب پروری پر بھی زور دیا گیا ہے۔

صبح سویرے اٹھ کر ایشان کے بعد گر وگرنتھ صاحب سے پانچ ہائیلوں کا پاٹھ کرتے ہیں۔ اور یک سو ہو کر یاد الہی میں محور ہتے ہیں۔ اسی طرح کیرتن بھی عبادت ہے۔ اس میں موسیقی کے ساتھ گر بانی پڑھی جاتی ہے۔

ان کی عبادت گاہ کو ”گر و دوارہ“ کہتے ہیں بلکہ جہاں بھی گر وگرنتھ صاحب موجود ہو وہ جگہ بے حد متبرک تصور کی جاتی ہے۔ وہ گر وگرنتھ صاحب کو زندہ پاتشا تصور کرتے ہیں اس کا پاٹھ گھر میں ہو یا گر و دوارہ میں، دونوں جگہیں عبادت گاہ کا درجہ رکھتی ہیں۔ گر وگرنتھ صاحب جس کمرے میں ہوں اسے گرمیوں میں ائیر کنڈیشنر لگا کر یا پٹکھے کے ذریعے سے ٹھنڈا رکھا جاتا ہے اور سردیوں میں کمرہ گرم رکھنے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ وہاں کھل اور خوب صورت رومالوں کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔ سکھ مذہب کے تہوار بھی عبادت کا ذریعہ ہیں۔ لنگر کا اہتمام بھی دراصل عبادت کا حصہ ہے جس میں مذہب و ملت کے امتیاز کے بغیر ہر ایک شخص کو کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔

اس عوامی مذہب میں رسومات کو زیادہ دخل نہیں۔ بچے کی پیدائش پر خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ ان کے عقائد کے مطابق ہر پیدا ہونے والا بچہ سکھ پیدا ہوتا ہے خواہ وہ کسی مذہب کو ماننے والے والدین کے گھر پیدا ہو۔ بچے کی پیدائش کے بعد جب گر وگرنتھ صاحب کا پاٹھ ہوتا ہے تو گیمانی گر وگرنتھ صاحب کے حکمانے کے پہلے ایک یا دو حروف سے بچے کا نام رکھ دیتے ہیں۔ سکھ مذہب میں موت اور آخرت پر یقین ہے۔ موت کے بعد سکھ مذہب میں مردے کو ایشان دیتے اور کفن پہناتے ہیں۔ بری سکھ مٹی صاحب کا پاٹھ کیا جاتا ہے۔ ارداس (دعا) کے بعد مردے کو سمرن کرتے ہوئے شمشان گھاٹ لے جایا جاتا ہے اور یہیں پر اس کا ”سنگار“ کیا جاتا ہے۔ بعد ازاں کیرتن اور کیرتن سہیلہ کا پاٹھ کیا جاتا ہے اور اردس کے بعد سنگت گر و دوارے میں سراکھنڈ یا تھارمب کیا جاتا ہے جو اڑتالیس گھنٹوں تک مسلسل جاری رہتا ہے اور سنگتوں کے لیے لنگر کا بندوبست ہوتا ہے۔

مشق

(الف) مفصل جواب لکھیں۔

1- سکھ مذہب کے اہم عقائد پر مفصل نوٹ لکھیے۔

(ب) مختصر جوابات لکھیں۔

1- سکھ مذہب کے ماننے والے اب کس گر و سے رہنمائی لیتے ہیں؟

2- امرت سرشہر کی بنیاد کس گر و جی نے رکھی؟

3- دوستہ کا نظام کس ٹرڈ نے جاری کیا؟

4- سکھ عورت کے نام کا لاحقہ لکھیے۔

5- بانی سکھ مت کی تعلیمات میں کس بات پر سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے؟

6- سکھ مذہب میں موت کے بعد آخری رسومات کیسے ادا کی جاتی ہیں؟

(ج) درست جواب کو نشان (✓) لگائیں۔

1- سکھ مذہب کا آغاز..... نے کیا۔

(ا) بابا ٹرڈ و نائک دیو جی (ب) ٹرڈ و ہر گو بند جی

(ج) ٹرڈ و گو بند سنگھ جی (د) ٹرڈ و انگد دیو جی

2- سکھ مذہب نے ہندو رسوم میں سے.....

(ا) سستی کی رسم کی مخالفت کی (ب) بیواؤں کی شادی پر زور دیا

(ج) مرنے کی رسوم کو قبول کیا (د) کسی ایک کو بھی نہ اپنایا

3- سکھوں کا..... سے الگ تشخص قائم ہوا۔

(ا) پانچ کاف (ب) نام کے لاحقے (ج) لگ رسم و رواج (د) الف، ب، ج

4- سکھ مذہب اور ہندو دھرم کے مابین..... نے حد فاصل قائم کی۔

(ا) عقیدہ توحید (ب) سستی کی مخالفت (ج) پانچ کاف (د) پیدائش اور مرنے کی رسوم

5- ٹرڈ و گرنٹھ صاحب کو سکھ مذہب میں..... کا درجہ حاصل ہے۔

(ا) گیارہویں ٹرڈ و کا (ب) عبادت کے محور کا (ج) زندہ پاتشاہ کا (د) الف، ب، ج

(د) خالی جگہ پُر کریں۔

1- سکھ مذہب کے دوسرے ٹرڈ و کا نام..... ہے۔

2- سکھ مذہب کے عقائد میں..... کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

3- یاد الہی کو..... کہا جاتا ہے۔

4- سکھ ٹرڈ و گرنٹھ صاحب جی کو..... سمجھتے ہیں۔

5- کیرتن بھی..... کا ایک حصہ ہے۔

(۵) طلبہ کے لیے سرگرمیاں

- 1- سکھ مذہب کی اہم عبادت گاہوں کی تصاویر کا البم بنائیں۔
- 2- سکھ ٹروڈوں کے نام لکھ کر کمرۂ جماعت میں نمایاں جگہ پر لگائیں۔

(۶) اساتذہ کے لیے ہدایات:

- 1- ممکن ہو تو کسی سکھ سے طلبہ کو سکھ مت کے بارے میں انٹرویو کرائیں۔
- 2- سکھ مذہب نے اپنے پیروکاروں پر جو اثرات مرتب کیے ہیں۔ اس سے سکھوں میں جو خوبیاں پیدا ہوئی ہیں ان سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

